باب ۔ ۷

تیمم

[فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ،(سورۃ النساء :۴۳اور المائدۃ:۶)]

حدیث ۳۲۵: ہم لوگ سفر کر رہے تھے۔ بیداء یا ذات الجیش پہنچے تو میں نے دیکھا کہ میرا ہار کہیں گر گیا ہے۔ آنحضورؐ کو میں نے اطلاع کی۔ آپؐ اپنے ساتھیوں کو لے کر اسے ڈھونڈنے نکلے۔ ہار کہیں نہ ملا مگر نماز کا وقت ہو گیا۔ اب مسئلہ یہ کھڑا ہو گیا کہ آس پاس کہیں پانی دستیاب نہ تھا کہ وضو کر سکیں۔ آپؐ فکر مند ہونے لگے تو تیمم کا حکم [فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ [یعنی اگر پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے کام لو اور اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کر لو،(سورۃ النساء :۴۳اور المائدۃ:۶)] نازل ہوا۔ اور سب نے تیمم کیا۔ دلچسپ بات یہ رہی تھی کہ جب ہم آگے کے لیے روانہ ہونے لگے اور جوں ہی ہمارا اونٹ اٹھا تو اس کے نیچے سے ہار مل گیا۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۳۲۶: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے (اللہ کی طرف سے) پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ دی گئیں۔ (۱) تقریباً ایک ماہ سفر کیے جانے والے فاصلے تک کو میرے رعب کی مدد سے مجھے فتح مند کر دیا ہے۔ (۲) اِس زمین کو میری امت کے لیے پاک بنا دیا گیا ہے تاکہ جوں ہی نماز کا وقت ہو جائے تو اسے اسی جگہ ادا کر دیا جائے۔ (۳) مالِ غنیمت کو حلال کر دیا گیا ہے جو کہ پہلے کبھی کسی کو نہ تھا۔ (۴) مجھے شفاعت کی اجازت دی گئی۔ (۵) ہر نبی کسی خاص قوم کے لیے مبعوث کیا جاتا تھا لیکن میں تمام نوعِ انسانی کے لیے مبعوث کیا گیا ہوں۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۳۲۷: (تیمم): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۲۵۔ تیمم کا حکم نازل ہونے پر اسید بن حضیرؓ نے مجھ سے کہا، اللہ تمھیں جزائے خیر دے، اللہ کی قسم! جب بھی تم پر ایسی کوئی دشواری آئی تو اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے فائدہ کیا۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۳۲۸: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیوار پر اپنی ہتھیلیاں رگڑیں اور اس کی خشک مٹی سے تیمم کیا۔ راوی: ابو جہیم بن حارثؓ۔

حدیث۳۲۹: فرض غسل کی ضرورت پیش آجائے لیکن آس پاس پانی نہ ملے تو خشک مٹی ہی سے چہرے اور ہاتھوں پر اچھی طرح سے مسح کر لینا چاہیے۔ راوی: عبدالرحمٰن بن ابزیؓ۔

حدیث۳۳۰: میں نے خشک زمین پر اپنے دونوں ہاتھ مارے، پھر اس پر لگی خشک مٹی کی مدد سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔ یہی تیمم ہے، جسے میں نے کئی صحابہؓ سے سنا اور انھیں ایسا کرتے بھی دیکھا۔ راوی: شعبہؓ۔

حدیث۳۳۱، ۳۳۳: (غسل کی جگہ مسح): یہ احادیث اوپر بیان کردہ حدیث ۳۲۹ کی تکرار ہیں۔ راوی: عبدالرحمٰن بن ابزیؓ۔

حدیث۳۳۴: خشک زمین پر دونوں ہاتھوں کو مارنا، پھر اس پر لگی خشک مٹی کی مدد سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرنا تیمم ہے۔ راوی: عبدالرحمٰن بن ابزیؓ۔

حدیث۳۳۵: (یہ ایک طویل حدیث ہے۔ مختصراً کچھ یوں کہا جاسکتا ہے کہ): ایک سفر کے دوران، جس میں رسولِ خدا بھی بذاتِ خود شریک تھے، سب نے باجماعت نماز ادا کی۔ البتہ ایک شخص ایک کونے میں بیٹھا ہوا پایا گیا۔ اس سے نماز نہ پڑھنے کی وجہ دریافت کی گئی۔ تو اس نے بتایا کہ مجھے غسل کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تیرے لیے مٹی سے تیمم کرنا کافی ہے۔ پھر کئی لوگوں نے پیاس کی شکایت کی۔ آپؐ کے حکم پر پانی کو تلاش کیا گیا۔ ایک کافر عورت کے پاس دو مشکیزے پانی تھا۔ اسے آنحضورؐ کے پاس لایا گیا۔ آپؐ نے اس مشکیزے کے پانی کو نہ صرف سب کی پیاس بجھانے کے لیے بلکہ اُس جنبی کے غسل کے لیے بھی استعمال کیا پھر بھی مشکیزے میں پانی جوں کا توں موجود تھا۔ (یہ نبی کریم کا اعجاز تھا۔ مؤلف)۔ آپؐ نے جاتے وقت سب سے کہہ کر اس عورت کو کچھ تحفے بھی دلوائے۔ عورت نے اپنے لوگوں میں جاکر تفصیل بتائی۔ وہاں کے تمام لوگ متاثر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔ راوی: عمرانؓ۔

حدیث۳۳۶تا۳۳۹: فرض غسل کی ضرورت ہو اور آس پاس پانی دستیاب نہ ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مٹی سے تیمم کر لینا کافی ہے، مگر نماز کو نہ چھوڑا کرو۔ عبداللہ مسعودؓ سے جب اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انھوں نے کہا کہ پانی کو ضرور تلاش کرو۔ اس لیے کہ اگر اس کی اجازت دے دی گئی تو کل سرد موسم کا بہانہ کر کے لوگ فرض غسل کو ترک کر دیں گے۔ راویان: ابووائلؓ، شقیق بن سلامہؓ، اعمشؓ، عمرانؓ۔